پانی کی قسمیں اور اسکے احکام
تالیف : حسن زیب بن ثابت خان
فاضل : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاون
متخصص : جامعہ اسلامیہ کلفٹن

فہرست

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

موضوع:

پانی کی اقسام اور اس کی طہارت کے احکامات:

محترم قارئین!

پانی ہماری زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ ہم سب اس سے واقف ہیں کہ پانی کی کمی سے انسانی زندگی کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ پانی نہ صرف ہماری ضروریات زندگی کی تکمیل کے لیے ضروری ہے، بلکہ اس کی پاکیزگی بھی ہمارے لیے ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: ﴿یُنَزِّلُ عَلَیۡکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَکُمۡ بِهٖ﴾
وہ (اللہ تعالیٰ) تم پر آسمان سے پانی برساتا ہے تاکہ تمہیں اس کے ذریعے پاک کرے۔
ترجمہ:

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا﴾
ترجمہ: اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی اتارا۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے: " فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُور" ترجمہ: پس بے شک پانی پاک ہے۔

بارش کی پیشن گوئی اسلام کی روشنی میں:

بارش کی پیشن گوئی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے بارش کے امکان اور شدت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ یہ علم انسان کے لیے بہت اہم ہے کیونکہ اس سے اسے اپنے کاموں کا منصوبہ بنانے اور موسمی خطرات سے بچنے میں مدد مل سکتی ہے۔

اسلام میں بارش کی پیشن گوئی کو ایک اہم عمل سمجھا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی بارش کی پیشن گوئی کا ذکر کیا گیا ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی قرار دیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں بارش کی پیشن گوئی کا ذکر کئی مقامات پر کیا گیا ہے۔ ایک مشہور آیت یہ ہے:

﴿وَاللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ﴾

ترجمہ: اور اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے تو وہ بادل اٹھاتے ہیں پھر اسے آسمان میں جیسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تو آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے درمیان سے بارش نکلتی ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس سے لگاتا ہے تو اچانک وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بارش کی پیشن گوئی کے عمل کو اپنی قدرت کی

ایک نشانی قرار دیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہوائیں بھیجتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان بادلوں کو آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اس کے بعد بادلوں سے بارش نکلتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس سے لگاتا ہے۔

ایک اور مشہور آیت یہ ہے:

﴿وَمَا أَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلَى ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ﴾

ترجمہ: اور ہم نے آسمان سے پانی ایک خاص مقدار میں اتارا پھر اسے زمین میں ٹھہرایا اور یقیناً ہم اسے لے جانے پر قادر ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بارش کو اپنی قدرت کی ایک نشانی قرار دیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی ایک خاص مقدار میں اتارتا ہے اور اسے زمین میں ٹھہراتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پانی کو بخارات کی شکل میں واپس آسمان پر لے جاتا ہے۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ بارش کی پیشن گوئی علم غیب نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی ہے۔

اسلام کی روشنی میں بارش کی پیشن گوئی کے دو طریقے ہیں:

1۔ اسباب کے تحت: یہ طریقہ علم اور تجربے پر مبنی ہے۔ اس طریقے میں موسمیات کے ماہرین مختلف اسباب کو استعمال کرتے ہوئے بارش کی پیشن گوئی کرتے ہیں۔

ان اسباب میں شامل ہیں:

ماحولیاتی دباؤ: ماحولیاتی دباؤ ہوا کی وزن کی پیمائش ہے، اور یہ ہوا کی کثافت سے متاثر ہوتا ہے۔ کم دباؤ کے نظام میں ہوا پتلی ہوتی ہے اور اوپر کی طرف اٹھتی ہے، جس سے بادلوں کی تشکیل اور بارش ہوتی ہے۔

ہوا کا درجہ حرارت: گرم ہوا زیادہ نمی کو جذب کر سکتی ہے، اور جب یہ ٹھنڈی ہوتی ہے تو نمی کی بوندوں کی شکل میں بارش بن کر گر جاتی ہے۔

نمی: ہوا میں موجود پانی کے بخارات کی مقدار کو نمی کہتے ہیں۔ جتنا زیادہ نمی ہو گی، بارش کا امکان بھی اتنا ہی زیادہ ہو گا۔

ہوا کی سمت اور رفتار: ہوا کی سمت اور رفتار سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کہاں سے نمی آ رہی ہے اور کہاں بارش کا امکان ہے۔

بادلوں کی قسم: بادلوں کی قسموں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بارش کی کتنی شدت ہو گی۔

سیٹلائٹ تصاویر: سیٹلائٹ تصاویر سے موسمیات کے ماہرین کو بادلوں کی نقل و حرکت اور ان کی کثافت کا اندازہ ہوتا ہے، جس سے وہ بارش کی پیشن گوئی کر سکتے ہیں۔

ریڈار: ریڈار سے موسمیات کے ماہرین کو بارش کی شدت اور اس کے مقام کا اندازہ ہوتا ہے، جس سے وہ لوگوں کو خبر دار کر سکتے ہیں۔

کمپیوٹر ماڈل: موسمیات کے ماہرین کمپیوٹر ماڈلز کا استعمال کرتے ہیں جو ماحولیاتی ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے بارش کی پیشن گوئی کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

2۔ علامات کے ذریعے: یہ طریقہ تجربے اور مشاہدے پر مبنی ہے۔ اس طریقے میں لوگ مختلف علامات سے بارش کی پیشن گوئی کرتے ہیں۔

ان علامات میں شامل ہیں:

ہواؤں کا رخ: اگر شمال سے سرد ہوا چل رہی ہو تو اس کا مطلب ہے کہ بارش کا امکان ہے۔

بادلوں کی قسم: اگر بادل سیاہ اور بھاری ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ تیز بارش ہو سکتی ہے۔

جانوروں کی حرکات: اگر مور پنکھ پھیلا کر ناچنے لگے تو اس کا مطلب ہے کہ بارش ہو سکتی ہے۔

بارش کی پیشن گوئی علم غیب نہیں ہے:

بعض لوگ بارش کی پیشن گوئی کو علم غیب سمجھتے ہیں۔ تاہم، یہ درست نہیں ہے۔ بارش کی پیشن گوئی علم اور تجربے پر مبنی ایک سائنسی عمل ہے۔ اس میں مختلف اسباب اور علامات کو استعمال کیا جاتا ہے تاکہ بارش کے امکان اور شدت کا اندازہ لگایا جاسکے۔

دیہاتوں میں بارش کی پیشن گوئی:

دیہاتوں میں لوگ صدیوں سے ہواؤں کے رخ اور بادلوں کو دیکھ کر بارش کی پیشن گوئی کرتے آئے ہیں۔ یہ ایک ایسا علم ہے جو انہوں نے اپنے تجربے سے حاصل کیا ہے اور یہ علم نسل در نسل منتقل ہوتا رہا ہے۔

خلاصہ:

بارش کی پیشن گوئی علم غیب نہیں ہے، بلکہ یہ اسباب اور علامات کی بنیاد پر کی جانے والی ایک سائنسی پیش گوئی ہے۔ تاہم، یہ پیش گوئی ہمیشہ 100٪ درست نہیں ہوتی ہے کیونکہ موسم ایک پیچیدہ نظام ہے اور اس میں بہت سے عوامل شامل ہوتے ہیں۔

فائدہ: بارش کی پیشن گوئی سے لوگوں کو اپنے کاموں کا منصوبہ بنانے میں مدد مل سکتی ہے، اور یہ سیلاب اور دیگر موسمی خطرات سے بچنے میں بھی مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔

پانی کی اقسام:

محترم قارئین !

پانی کو دو بنیادی قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

(1) مطلق پانی

(2) مقید پانی

مقید پانی: مقید پانی وہ پانی ہے جو کسی چیز (یعنی درخت وغیرہ) سے نچوڑ کر نکالا جائے یا خود ٹپک کر نکلے یا اس میں کسی چیز کا ملاوٹ کیا گیا ہو جیسے کہ درختوں، پھلوں کا پانی، دودھ، شربت، خربوزہ کھیرا، ککڑی تربوز، سرکہ اور گلاب وغیرہ کا پانی۔ مقید پانی سے وضو جائز نہیں ہے۔

مطلق پانی :وہ پانی ہے جسے عام طور پر پانی کہا جاتا ہے، جیسے کہ بارش کا پانی، سمندر کا پانی، چشمے کا پانی، نہروں کا پانی، کنوؤں کا پانی، برف کا پانی، اولے کا پانی وغیرہ۔ مطلق پانی سے وضو اور غسل دونوں جائز ہیں۔

مطلق پانی جاری حقیقی ہو گا یا جاری حکمی ہو گا یا راکد ہو گا یعنی رو کا ہوا۔

ماء جاری حقیقی: ماء جاری حقیقی: وہ پانی ہے جو اپنی اصل حالت میں مسلسل بہتا رہتا ہو جو تنکے کو بہا کر لے جائے مثال کے طور پر، دریا، ندی، چشمہ، وغیرہ کا پانی

اور ماء جاری حکمی وہ پانی ہے کہ شرعی لحاظ سے جو حوض 225 مربع اسکوائر فٹ ہو تو یہ بھی ماء جاری کے حکم میں ہو گا ماء جاری حقیقی اور ماء جاری حکمی میں جب تک اس میں نجاست کے اثرات (رنگ، بدبو، ذائقہ) ظاہر نہ ہوں تو پاک سمجھا جائے گا۔

طہارت کے اعتبار سے پانی کی اقسام:

طہارت کے اعتبار سے پانی کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

(1)طاہر مطہر (2)طاہر غیر مطہر ماء مستعمل(3) نجس (4)مشکوک(5) طاہر مطہر مکروہ

طاہر مطہر: وہ پانی ہے جو خود پاک ہے اور دوسروں کو بھی پاک کرتا ہے، جیسے کہ مطلق پانی۔

طاہر غیر مطہر: طاہر غیر مطہر وہ پانی ہے جو خود پاک ہے لیکن دوسروں کو پاک نہیں کرتا، جیسے کہ پانی پر وضو یا غسل کرنا۔

نجس: نجس وہ پانی ہے جو پاک نہیں ہے، جیسے کہ پانی میں نجاست پڑ جائے۔

مشکوک: مشکوک وہ پانی ہے جس کے پاک یا نجس ہونے میں شک ہو، جیسے کہ گدھے یا خچر کا پیا ہوا پانی۔ مشکوک پانی سے وضو یا غسل کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر کسی نے ماء مشکوک سے وضو یا غسل کیا اور بعد میں علم ہوا کہ پانی مشکوک تھا، تو اسے دوبارہ صحیح پانی سے وضو کرنا اور نماز دہرانا ضروری ہے۔

ماء مکروہ: یہ وہ پانی ہے جس سے بلی اور اس کے مثل جانور جیسے چوہے یا پھرنے والی مرغی وغیرہ نے پیا ہو اور ہمیں ان کے منہ کی پاکیزگی کا علم نہ ہو - اگر یہ معلوم ہو جائے کہ منہ ناپاک ہے اور اس حالت میں پانی میں منہ ڈال دیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔

مکروہ پانی سے وضو یا غسل کرنا جائز ہے، لیکن مکروہ ہے، اور اس سے نماز بھی ہو جاتی ہے، لیکن کراہت کے ساتھ۔ اس صورت میں اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ پانی مکروہ تھا، تو دوبارہ صحیح پانی سے وضو کرنا اور نماز دہرانا بہتر ہے۔
ماء مستعمل: وہ پانی جو حدث وناپاکی کو زائل کرنے کی غرض سے استعمال کیا گیا ہو یا قربت کی نیت سے جسم پر استعمال کیا گیا ہو وہ پانی مستعمل ہے، یعنی وہ پانی جو استعمال ہو چکا ہو۔ پانی عضو سے جدا ہوتے ہی مستعمل ہو جاتا ہے۔

ماء مستعمل اور ماء نجس:

طاہر مستعمل پانی: یہ وہ پانی ہے جس سے وضو وغیرہ کیا گیا ہو اور اس سے نجاست نہیں دور کیا گیا ہو یا جس میں نجاست نہیں مل گئی ہو۔ یہ پانی غسل کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن اس سے طہارت حاصل نہیں ہوتی یعنی اس سے وضو وغیرہ جائز نہیں۔

نجس پانی: یہ وہ پانی ہے جس سے نجاست دور کیا گیا ہو یا جس میں نجاست مل گئی ہو۔ یہ پانی کسی بھی صورت میں کھانے، پینے، دھونے، غسل اور وضو کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں۔

مستعمل پانی اور نجس پانی کے احکام:

اگر پانی نجس ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔
اگر مستعمل پانی ہو تو اس سے حقیقی نجاست دھونا جائز ہے، لیکن اس سے طہارت اور پاکی حاصل نہیں ہوتی یعنی مستعمل پانی سے وضو اور غسل جائز نہیں ہے۔

مستعمل پانی کو طہارت یعنی وضو، غسل کے علاوہ دیگر مقاصد کے لیے استعمال کرنا:

مستعمل پانی کو غسل تبرید کے لیے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
صحیح قول کے مطابق مستعمل پانی پاک ہے، مستعمل پانی کو کپڑے دھونے، برتن دھونے، یا دیگر ضروریات کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، البتہ اس کو پینے یا کھانے

وغیرہ میں استعمال کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ هو طاهر وهو الظاهر لكن يكره شربه والعجن به تنزيها للاستقذار۔ (در مختار مع رد المحتار: ج:1، ص:390، مطبوعه کوئٹه) لأنه يصير شاربا للماء المستعمل وهو مكروه تنزيها۔ (رد المحتار على الدر المختار: ج:1، ص:351، ط: کوئٹه)

ماء مستعمل کو قابل استعمال بنانے کے طریقے:

ماء مستعمل کو قابل استعمال بنانے کے دو طریقے ہیں:

مقدار سے زیادہ پانی طاہر، مطہر مستعمل پانی (استعمال شدہ پانی) میں ملایا جائے۔ لا يفسده ما لم يغلب عليه يعني لا يخرجه من الطهورية". (فتاوى ہندیه: ج1 ص:23، ط: رشيديه)

یا اس میں پاک اور پاک کرنے والا پانی ڈالتے رہیں یہاں تک برتن بھر کر اُبلے اور پانی بہنا شروع ہو جائے تو تمام پانی طاہر مطہر ہو جائے گا۔ ثم المختار طهارة المتنجس بمجرد جريانه۔ (قوله: بمجرد جريانه) أي بأن يدخل من جانب ويخرج من آخر حال دخوله وإن قل الخارج بحر." (رد المحتار: ج:1 ص: 195، ط: سعيد)

ماء مستعمل سے ظاہری نجاست کو پاک کرنا جائز ہے۔ ظاہری نجاست سے مراد جسم یا کپڑوں پر لگی ہوئی نجاست ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کسی کے جسم پر خون لگا ہو تو اسے ماء مستعمل سے دھو کر پاک کیا جاسکتا ہے۔

ماء مستعمل سے حکمی نجاست کو پاک کرنا جائز نہیں:

ماء مستعمل سے حکمی نجاست کو پاک کرنا جائز نہیں ہے۔ حکمی نجاست سے مراد بے وضو یا جنبی ہونے کی ناپاکی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی شخص بے وضو ہو اور اسے وضو کرنا ہو یا جنبی ہو اسے غسل کرنا ہو تو اسے ماء مستعمل سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں۔

مثلا:

فرض کیجیے کہ ایک شخص نے کسی نجس چیز کو ہاتھ سے چھوا۔ اب اس کے ہاتھ پر نجاست کی کچھ مقدار لگی ہوئی ہے۔ اس شخص کو اپنے ہاتھ کو ماء مستعمل سے دھونا چاہیے۔ اس طرح سے اس کے ہاتھ پر لگی ہوئی ظاہری نجاست دور ہو جائے گی۔ لیکن اس شخص کو ماء مستعمل سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ ماء مستعمل سے حکمی نجاست دور نہیں ہوتی۔ اس شخص کو وضو اور غسل کرنے کے لیے پاک اور مطہر پانی یعنی مطلق پانی استعمال کرنا ہو گا ورنہ ماء مستعمل سے اس شخص کا وضو اور غسل نہیں ہو گا۔

خلاصہ:

ماء مستعمل سے ظاہری نجاست کو پاک کرنا جائز ہے۔ لیکن اس سے حکمی نجاست کو پاک کرنا جائز نہیں ہے۔

ماء نجس کا استعمال جائز نہیں؛ واضح رہے کہ جدید طریقوں سے مشینوں کے ذریعہ ناپاک اور گندے پانی کو صاف کرنے کا جو عمل کیا جاتا ہے اس سے پانی کے ظاہری نجاست دور ہو

جاتی ہے، لیکن وہ شرعی طور پر نجس ہی رہتا ہے۔ ؛ اس کا مطلب ہے کہ اگر کسی گندے پانی کو فلٹر یا کشید کر کے صاف کیا جائے تو وہ پانی نظری طور پر صاف ہو جاتا ہے، لیکن اس کی حقیقت اور ماہیت نہیں بدلتیفلٹر یا کشید کے عمل سے صرف پانی کی ظاہری گندگی الگ کی جاتی ہے، لیکن نجس پانی کی اصل حقیقت نہیں بدلتی۔ اس لیے نجس پانی فلٹر یا کشید کرنے کے بعد بھی نجس ہی رہتا ہے۔ اسی طرح گٹر اور پیشاب کے پانی کو فلٹر کر کے بھی پاک نہیں کیا جاسکتا۔ ان پانیوں میں نجاست پانی کے ہر ہر جز میں سرایت کر چکی ہوتی ہے، اور اس کو فلٹر کے ذریعے بالکل علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا نجس (یعنی ناپاک) فلٹر شدہ پانی بھی ناپاک ہے، اور اسے طہارت میں استعمال کرنا اور کھانے، پینے میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ فلٹر شدہ نجس پانی کی وضاحت کے لیے چند مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی گندے پانی کو فلٹر کر کے اس میں سے نجاستی اجزاء کو الگ کر لیا جائے، تو اس پانی کا رنگ اور ذائقہ تبدیل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے پانی کی اصل حقیقت نہیں بدلتی۔ وہ پانی اب بھی نجس ہے، اور اسے طہارت میں استعمال کرنا اور کھانے، پینے میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح، اگر کسی گٹر کے پانی کو فلٹر کر کے اس میں سے گندگی کو الگ کر لیا جائے، تو اس پانی کا رنگ اور ذائقہ تبدیل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے پانی کی اصل حقیقت نہیں بدلتی۔ وہ پانی اب بھی نجس ہے، اور اسے طہارت میں استعمال کرنا اور کھانے، پینے میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔

والدليل على تحريم استعمال الماء الذي فيه جزء من النجاسة وإن لم يتغير طعمه أو لونه أو رائحته، قول الله تعالى: } ويحرم عليهم الخبائث {، والنجاسات من الخبائث؛ لأنها محرمة. وقل: } حرمت عليكم الميتة والدم {، وقال في الخمر: } رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه {. ولم يفرق بين حال انفرادها واختلاطها بالماء، فعموم هذه الآيات

یوجب تحریم استعمال الماء الذي فيه جزء من النجاسة، إذ كان في استعماله استعمال الخبائث التي حرمها الله ـ(شرح مختصر الطحاوي، للإمام أبي بكر الرازي الجصاص، كتاب الطهارة، ج:1، ص:239۔240، ط: دار البشائر الإسلامية، بيروت)

فقہاء کرام کا اس مسئلے پر اتفاق ہے کہ نجس فلٹر شدہ پانی بھی ناپاک ہے۔ فقہاء کرام کے مطابق، ناپاک پانی کو صرف ضرورت کی صورت میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کسی جانور کو پینے کے لیے پانی نہ ملے تو اسے نجس فلٹر شدہ پانی پلایا جاسکتا ہے اور اسی طرح اگر کھیتی باڑی کے لیے پانی کی ضرورت ہو تو نجس فلٹر شدہ پانی استعمال کیا جاسکتا ہے

ـ والمتنجس عند أكثر الفقهاء لا ينتفع به ولا يستعمل في طهارة ولا في غيرها إلا في نحو سقي بهيمة أو زرع، أو في حالة الضرورة كعطش. (الفقه الإسلامي وأدلته، الطهارت، الصلاة، الماء النجس، ج:1، ص:127، ط: دار الفكر)

خلاصہ یہ ہے کہ: فلٹر شدہ پانی بھی ناپاک ہے، اور اسے طہارت میں استعمال کرنا اور کپڑے، برتن دھونا اور پینا جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔ واضح رہے کہ جو پانی نجاست اور غسل، وضو اور قربت یعنی ثواب کی نیت سے استعمال نہیں ہو، بلکہ دیگر کاموں کے لئے استعمال ہو، مثال کے طور پر سبزی دھونے یا کسی چیز سے مٹی ہٹانے کے لئے، تو ایسا پانی مستعمل نہیں کہلاتا۔ اسے پانی فلٹر کر کے دوبارہ قابل استعمال بنایا جاسکتا ہے اور اس سے وضو اور غسل وغیرہ جائز ہو گا۔ اسے کھانے اور پینے کی اشیاء میں بھی استعمال کرنا جائز ہے۔ والماء المستعمل کل ماء ازیل به حدث او استعمل فی البدن علی وجه القربة" فائدہ امام محمد فرماتے ہیں کہ قربت کا ارادہ کر کے وضو یا غسل کرے تو پانی مستعمل ہوتا ہے اور قربت کے بغیر پانی استعمال کیا تو پانی مستعمل نہیں ہو گا۔

(شرح ثمیری شرح اردو قدوری :ج: 1، ص:58۔59، ط: ختم نبوت اکیڈمی "لندن")

کنویں کے مسائل:

مسئلہ: کنویں میں اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ گر جائے، یا کوئی بہتے خون والا جانور گر کر مر جائے یا ایسا جان دار گر جائے جس کا جھوٹا ناپاک ہے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کنویں کا تمام پانی نکال دینے سے پاک ہو جائے گا۔ اگر آدمی یا بکری ان کے برابر یا ان سے بڑا کوئی جان دار کنویں میں گر کر مر جائے یا بہتے خون والا کوئی جان دار کنوئیں میں مر جائے اور پھول جائے یا پھٹ جائے، اگر چھوٹا جانور ہو، مثلاً چوہا ہو یا کتا، بلی، آدمی، گائے، بکری کنویں میں پیشاب کر دے تو ان سب صورتوں میں تمام پانی نکالا جائے، تو پانی نکالنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا پانی نکالیں کہ پانی ٹوٹ جائے اور آدھا ڈول بھی نہ بھرے۔

مسئلہ: کبوتر، بلی، مرغی یا اتنا ہی بڑا کوئی جان دار کنویں میں گر کر مر گیا، لیکن پھولا یا پھٹا نہیں، تو چالیس ڈول پانی نکالا جائے اور ساٹھ ڈول نکال دیں تو بہتر ہے۔

مسئلہ : اور اگر چوہا، چڑیا یا اتنا ہی بڑا کوئی جان دار کنوئیں میں گر کر مر جائے تو بیس ڈول پانی نکالا جائے اور اگر تیس ڈول نکال دیں تو بہتر ہے۔

تنبیہ:

جتنا پانی نکالنا ہو اس سے پہلے نجاست کو نکال لیں، اگر نجاست نکالنے سے پہلے پانی نکال دیا تو کنواں پاک نہیں ہوا۔

فائدہ: جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے اسی کے حساب سے گنتی کی جائے اور جتنا پانی نکالنا ہے اس کے نکالنے سے کنواں، ڈول، رسی سب پاک ہو جائیں گے۔

مسئلہ: اگر کنوئیں میں درختوں کے پتے گر جائیں اور پانی کا رنگ، بو، مزہ بدل جائے تب بھی اس سے وضو اور غسل درست ہے، بہ شرطے کہ پانی کا اپنا پتلا پن باقی رہے۔

تحفہ خواتین (خواتین اسلام سے رسول ﷺ کی باتیں) ص: 117 مصنف مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری رحمہ اللہ ط: مکتبۃ معارف القرآن)

تنبیہ:

ڈول سے پانی کی خاص مقدار نکالنے کی خاص صورتوں میں جس سے کنواں پاک ہو جاتا ہے، یہ حکم صرف کنوؤں کے لیے مخصوص ہے۔ دیگر، یعنی ٹینک وغیرہ میں اس حکم کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو اثر منقول ہے وہ کنوؤں کے ساتھ مخصوص ہے، اس میں قیاس نہیں چلتا۔۔ ھدایہ میں ہے: ومسائل البیر مبنیۃ علی اتباع الآثار دون القیاس۔الھدایۃ: ج1ص40،ط: مکتبہ رحمانیہ)

کنوئیں کو پاک کرنے کا طریقہ:

اگر کوئی چیز کنوئیں میں گر کر اسے ناپاک کر دے، تو اسے پاک کرنے کے لیے دو طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ:

سب سے پہلے اس چیز کو کنوئیں سے نکالنا ضروری ہے۔ جب تک وہ چیز نہ نکالی جائے، کنواں پاک نہیں ہو گا۔

اگر وہ چیز نکالنا ممکن نہ ہو، تو کنوئیں کا استعمال چھوڑ دینا چاہیے۔ چھ مہینہ بعد اس کا پانی نکال دیا جائے تو کنواں پاک ہو جائے گا۔ (کذا فی فتاوی دار العلوم دیوبند: ج 1، ص: 277، ناشر : مکتبۃ دار العلوم دیوبند)

دوسرا طریقہ:

اگر وہ چیز خود اپنی اصل سے ناپاک نہ ہو بلکہ خارجی نجاست سے ناپاک ہو گئی ہو، تو اسے کنوئیں سے نکالنا ممکن نہیں ہے تو صرف کنوئیں کا سارا پانی نکال دینے سے وہ پاک ہو جائے گا۔

رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: (ينزح كل مائها) الذي كان فيها وقت الوقوع ذكره ابن الكمال (بعد إخراجه) لا إذا تعذر كخشبة أو خرقة متنجسة۔ رد المحتار علی الدر المختار: (ج: 1 ص: 368 كتاب الطهارة، باب المياه، فصل فی البئر، ط: دار عالم الكتب)

مثالیں:

مثال 1: کنوئیں میں بلی گر گئی اور مر گئی۔ بلی خود اپنی اصل سے ناپاک ہے، اس لیے اسے کنوئیں سے نکالنا ضروری ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو، تو کنوئیں کو چھ مہینہ تک چھوڑ دینا چاہیے۔ اس دوران، بلی گل سڑ کر مٹی ہو جائے گی۔ اس کے بعد کنوئیں کا پانی نکال دینے سے وہ پاک ہو جائے گا۔۔ (کذا فی فتاوی دار العلوم دیوبند: ج 1، ص: 277، ناشر: مکتبۃ دار العلوم دیوبند)

مثال 2: کنوئیں میں ناپاک جوتی گر گئی۔ جوتی خود اپنی اصل سے ناپاک نہیں ہے، ااور اگر جوتی کنوئیں سے نکالنا ممکن نہیں ہے۔ تو صرف کنوئیں کا سارا پانی نکال دینے سے وہ پاک ہو جائے گا۔

۔رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: (ینزح کل مائها) الذي كان فيها وقت الوقوع ذكره ابن الكمال (بعد إخراجه) لا إذا تعذر كخشبة أو خرقة متنجسة۔رد المحتار على الدر المختار: (ج:1 ص:368 كتاب الطهارة، باب المياه، فصل فى البئر، ط: دار عالم الكتب)

وضاحت:

پہلے طریقے میں، کنوئیں کو پاک کرنے کے لیے کنوئیں میں گرنے والی مری ہوئی بلی کو نکالنا ضروری ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو، تو کنوئیں کو چھ مہینہ تک چھوڑ دینا چاہیے۔ اس دوران، کنوئیں اس چیز کی (مری ہوئی بلی) ماہیت تبدیل ہو کر مٹی بن جاتی ہے اور نجاست سے پاک ہو جاتی ہے؛ اس لیے اب کنوئیں سے سارا پانی نکال دینے سے کنوئیں پاک ہو جائے گا۔ (کذا فی فتاوی دار العلوم دیوبند: ج 1، ص: 277، ناشر: مکتبۃ دار العلوم دیوبند)

بورنگ کو پاک کرنے کا طریقہ:

اگر کوئی چیز بورنگ میں گر کر اسے ناپاک کر دے، تو اسے پاک کرنے کے لیے دو طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ: سب سے پہلے اس چیز کو بورنگ سے نکالنا ضروری ہے۔ جب تک وہ چیز نہ نکالی جائے، کنواں پاک نہیں ہو گا۔ اگر وہ چیز نکالنا ممکن نہ ہو، تو بورنگ کا استعمال چھوڑ دینا چاہیے۔ چھ مہینہ بعد اس کا پانی نکال دیا جائے تو کنواں پاک ہو جائے گا۔

(کذا فی فتاوی دار العلوم دیوبند: ج 1، ص: 277، ناشر: مکتبۃ دار العلوم دیوبند)

دوسرا طریقہ: اگر وہ چیز خود اپنی اصل سے ناپاک نہ ہو بلکہ خارجی نجاست سے ناپاک ہو گئی ہو، تو اسے بورنگ سے نکالنا ممکن نہیں ہے تو صرف بورنگ کا سارا پانی نکال دینے سے وہ پاک ہو جائے گا۔

ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: (ینزح كل مائها) الذي كان فيها وقت الوقوع ذكره ابن الكمال (بعد إخراجه) لا إذا تعذر كخشبة أو خرقة متنجسة۔ ردالمحتار على الدر المختار: (ج:1 ص:368 كتاب الطهارة، باب المياه، فصل فی البئر، ط: دار عالم الكتب)

مثالیں:

پہلا طریقہ: مثال 1: بورنگ میں بلی گر گئی اور مر گئی۔ بلی خود اپنی اصل سے ناپاک ہے، اس لیے اسے بورنگ سے نکالنا ضروری ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو، تو بورنگ کو چھ مہینہ تک چھوڑ دینا چاہیے۔ اس دوران، بلی گل سڑ کر مٹی ہو جائے گی۔ اس کے بعد بورنگ کا پانی نکال دینے سے وہ پاک ہو جائے گا۔۔ (کذا فی فتاوی دار العلوم دیوبند: ج 1، ص: 277، ناشر: مکتبۃ دار العلوم دیوبند)

دوسرا طریقہ: مثال 2: بورنگ میں ناپاک جوتی گر گئی۔ جوتی خود اپنی اصل سے ناپاک نہیں ہے، ااور اگر جوتی بورنگ سے نکالنا ممکن نہیں ہے۔ تو صرف بورنگ کا سارا پانی نکال دینے سے وہ پاک ہو جائے گا۔(ينزح كل مائها) الذي كان فيها وقت الوقوع ذكره ابن الكمال (بعد إخراجه) لا إذا تعذر كخشبة أو خرقة متنجسة۔ ردالمحتار علی الدر المختار: (ج:1ص:368 کتاب الطهارة، باب المیاہ، فصل فی البئر، ط: دار عالم الکتب)

وضاحت:

پہلے طریقے میں، بورنگ کو پاک کرنے کے لیے بورنگ میں گرنے والی مری ہوئی بلی کو نکالنا ضروری ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو، تو بورنگ کو چھ مہینہ تک چھوڑ دینا چاہیے۔ اس دوران، بورنگ اس چیز کی (مری ہوئی بلی) ماہیت تبدیل ہو کر مٹی بن جاتی ہے اور نجاست سے پاک ہو جاتی ہے؛ اس لیے اب بورنگ سے سارا پانی نکال دینے سے بورنگ پاک ہو جائے گا۔ **(کذا فی فتاوی دارالعلوم دیوبند: ج 1، ص: 277، ناشر: مکتبۃ دارالعلوم دیوبند)**

پانی کے ضروری مسائل:

مسئلہ: اگر جنگل میں کہیں تھوڑا پانی ملا تو خواہ مخواہ محض وہم اور وسوسہ کی بنیاد پر اسے ناپاک نہ کہیں، جب تک ناپاکی کا یقین نہ ہو جائے اسے پاک سمجھا جائے۔

مسئلہ: گھڑے یا لوٹے یا مٹکے میں اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ گر جائے تو وہ برتن اور پانی ناپاک ہو جائے گا اور جو پانی بہہ رہا ہو جس کی رفتار کم از کم اتنی ہو کہ گھاس اور تنکے لے جاسکتا ہے، اس میں اگر ناپاکی گر جائے تو اسے اس وقت تک ناپاک نہیں کہیں گے جب تک اس کا رنگ، بو، مزہ بدل نہ جائے اور ایسا تالاب یا حوض جو دس ہاتھ لمبا، دس ہاتھ چوڑا ہو اور کم از کم اتنا گہرا ہو کہ چلو بھر کر پانی لیں تو زمین نہ کھلے، اور پاک پانی سے بھرا ہوا ہو تو یہ بھی بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہے، ایسے حوض اور تالاب کو ''دہ در دہ'' کہتے ہیں، اگر اس میں ایسی نجاست گر جائے جو گرنے کے بعد دکھائی نہ دے جیسے پیشاب، شراب، تو اس میں چاروں طرف وضو کرنا درست ہے، لیکن خاص اسی جگہ سے پانی نہ لے جہاں ناپاکی ہونے کا یقین ہو، اور اگر اس میں ایسی نجاست گر جائے جو گرنے کے بعد نظر آتی ہے جیسے مردہ کتا، تو وہ جس طرف پڑا ہوا اس طرف وضو نہ کرے، اس میں دوسری طرف وضو کیا جاسکتا ہے، اگر اتنے بڑے حوض یا تالاب میں ناپاکی گر جائے اور اس کی وجہ سے پانی کا رنگ یا مزہ بدل جائے یا بو آنے لگے تو یہ بھی ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی حوض یا تالاب ایسا ہے جو بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا ہے، ایسا حوض بھی دہ در دہ کے حکم میں ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی پانی دہ در دہ سے کم ہو جیسے گھروں کے برتنوں میں رکھا رہتا ہے یا عام طور پر ٹینکوں میں بھرا رہتا ہے، اگر اس میں ناپاکی گر جائے تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ : اگر پانی دہ دردہ سے کم ہے اور اس میں ایسی کوئی چیز مر جائے جس میں بہتا ہوا خون نہیں تو اس سے پانی نجس نہیں ہو تا۔ جیسے مچھر ، مکھی، بھڑ، شہد کی مکھی وغیرہ۔ اور جو چیز پانی ہی میں پیدا ہو، اور پانی ہی میں اس کی بود وباش ہو جیسے مچھلی، مینڈک، کچھوا، کیکڑا وغیرہ تو پانی میں اس کے مر جانے سے پانی ناپاک نہ ہو گا، لیکن اگر خشکی میں رہنے والا مینڈک پانی میں مر جائے اور اس میں خون ہو تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور بطخ اور مرغابی اگر پانی میں مر جائے تو بھی پانی ناپاک ہو جائے گا۔

ماخذ: تحفہ خواتین:(خواتین اسلام سے رسول ﷺ کی باتیں)ص:117 مصنف مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری رحمہ اللہ ط: مکتبۃ معارف القرآن)

مسئلہ: جو ٹینکی دس بائی دس شرعی گز سے کم ہو تو اس میں نجاست گرنے سے سارا پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ چاہے اس کا رنگ، ذائقہ یا بو نہ بدلے تب بھی سارا پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ٹھہرا ہوا پانی دس شرعی گز سے کم ہونے کی وجہ سے تھوڑے پانی کی حکم میں آتا ہے۔(وينجس) الماء القليل (بموت مائي معاش بري مولد) في الأصح (كبط وإوز) وحكم سائر المائعات كالماء في الأصح، حتى لو وقع بول في عصير عشر في عشر لم يفسد، ولو سال دم رجله مع العصير لا ينجس خلافا لمحمد ذكره الشمني وغيره (وبتغير أحد أوصافه) من لون أو طعم أو ريح (ينجس) الكثير ولو جاريا إجماعا، أما القليل فينجس وإن لم يتغير خلافا لمالك رحمہ اللہ (الدر المختار: ج1:، ص:617، ط:دار الثقافة والتراث)

ٹینکی کو پاک کرنے کا طریقہ

ٹینکی کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ٹینکی سے سارا پانی نکال دیا جائے۔ پھر اس کو اچھی طرح دھویا جائے۔ یہ دھونے کا عمل تین بار کیا جائے۔ ٹینکی سے نجاست نکالنے کے بعد اگر ٹینکی سے سارا پانی نکالنا ممکن نہ ہو تو اسے صاف کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں مزید صاف پانی داخل کیا جائے۔ پانی نکل کر بہتا رہے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک کہ ٹینکی میں موجود سارا پانی نکل جائے اور پانی صاف ہو جائے اور اس کا رنگ اور بدبو ختم ہو جائے۔

نوٹ:

جن علاقوں میں پانی کی شدید قلت ہے اور پانی میں نجاست گر جائے، لیکن پانی کی بو، رنگ اور ذائقہ خراب نہیں ہوا ہے، تو اس صورت میں نجاست نکالنے کے بعد پانی کو جاری کر دیں: یعنی ایک طرف ٹینکی میں پاک پانی ڈال دیں اور دوسری طرف ٹینکی سے پانی بہائیں، جیسے ہی پانی ٹینکی سے بہنا شروع ہو جائے، ٹینکی کا پانی پاک ہو جائے گا۔ یہ فقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ کے قول پر عمل کرنے کے مطابق ہے، بشرطیکہ پانی میں بو نہ ہو، پانی کا رنگ اور ذائقہ نجاست کی وجہ سے تبدیل نہ ہوا ہو۔ اگر بو، رنگ اور ذائقہ نجاست گرے جانے کی وجہ سے خراب ہو گیا ہے، تو پھر اس وقت تک پانی پاک نہیں ہو گا جب تک کہ پانی سے بو ختم نہ ہو جائے اور رنگ اور ذائقہ ٹھیک نہ ہو جائے۔

المحیط البرھانی میں ہے: حوض صغير تنجس ماؤه فدخل الماء الطاهر فيه من جانب وسال ماء الحوض من جانب آخر كان الفقيه أبو جعفر رحمه الله يقول: كما سال ماء الحوض من جانب لآخر يحكم بطهارة الحوض، وهو اختيار الصدر الشهيد رحمه الله. وكان الفقيه أبو بكر بن سعد الله يقول: لا يحكم بطهارة الحوض حتى يخرج منه ثلاث مرات مثل ما كان في الحوض من الماء النجس، وبه كان يفتي ظهير الدين المرغيناني رحمه الله، ومن المشايخ من شرط خروج مثل ما كان في الحوض من الماء النجس مرة واحدة.
(المحیط البرھانی: کتاب الطھارۃ، الفصل الرابع فی المیاہ: ج:1ص:250۔251، ط: ادارۃ القران والعلوم الاسلامیۃ، المجلس العلمی)

ھندیۃ میں ہے: حوض صغير تنجس ماؤه فدخل الماء الطاهر فيه من جانب وسال ماء الحوض من جانب آخر كان الفقيه أبو جعفر - رحمه الله - يقول: كما سال ماء الحوض من الجانب الآخر يحكم بطهارة الحوض وهو اختيار الصدر الشهيد - رحمه الله -. كذا في المحيط وفي النوازل وبه نأخذ كذا في التتارخانية۔ (الفتاوی الھندیۃ: ج:1ص:17، ط: دار الفکر)

ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: ويتغير أحد أوصافه من لون أو طعم أو ريح ينجس الكثير ولو جاريا إجماعا، أما القليل فينجس وإن لم يتغير. (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، ج:1، ص:332، ط: دار عالم الکتب)

اجتماع گاہوں میں نالی نما حوض کا پانی: وضو اور کھانے پینے کے لیے استعمال کا حکم:

اجتماع گاہوں میں نالی نما حوض عام طور پر وضو کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اس حوض میں پانی کا حکم اس بات پر منحصر ہے کہ پانی مسلسل بہہ رہا ہو یا نہیں۔
اگر پانی نل سے حوض میں گر رہا ہے یا پیچھے سے مسلسل آرہا ہے اور لوگوں کے بکثرت وضو اور استعمال کی وجہ سے پانی مسلسل بہہ رہا ہے تو یہ "ماء جاری" کے حکم میں ہو گا۔ ماء جاری وہ

پانی ہے جس میں مسلسل پانی آتا رہے اور بہتا رہے۔ یہ پانی پاک ہوتا ہے اور اس سے وضو کرنا اور کھانے پینے کے لیے استعمال کرنا درست ہے۔ تاہم، اگر ماء جاری میں نجاست گر جائے تو اس کا حکم اس بات پر منحصر ہے کہ نجاست کا اثر جاری پانی میں ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔

اگر نجاست کا اثر جاری پانی کے رنگ، بو یا ذائقہ میں سے کسی بھی ایک وصف میں ظاہر ہو جائے تو جاری پانی نجس ہو جائے گا اور اس سے وضو کرنا اور کھانے پینے کے لیے استعمال کرنا درست نہیں۔ لیکن اگر نجاست کا اثر جاری پانی میں ظاہر نہ ہو تو پانی پاک شمار کیا جائے گا اور اس سے وضو کرنا اور کھانے پینے کے لیے استعمال کرنا درست ہے۔ لیکن اگر نالی نما حوض اور تالاب میں نیا پانی نہیں آرہا ہے اور وہ دہ در دہ نہیں ہے، یعنی ماء کثیر بھی نہیں ہے، تو نجاست گرنے سے وہ پانی ناپاک ہو جائے گا، چاہے نجاست کا اثر ظاہر نہ ہوا ہو قلیل پانی میں۔ اور ناپاکی کی صورت میں اس کے پانی سے وضو، غسل کرنا اور کھانے پینے کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں ہو گا۔

حوض الماء اذا اغترف رجل منه وبيده نجاسة وكان الماء يدخل من انبوبه في الحوض والناس يغترفون من الحوض غرفا متدارکا لم يتنجس۔ (خلاصة الفتاوىٰ:ج1ص:5،ط:رشيدية) والعرف الآن أنه متى كان الماء داخلا من جانب وخارجا من جانب آخر يسمى جاريا وإن قل الداخل وبه يظهر الحكم في برك المساجد ومغطس الحمام مع أنه لا يذهب بتبنه (حاشية رد المحتار: كتاب الطهارت، باب المياه، ج:1:ص334،ط:دار عالم الكتب)
وبتغير أحد أوصافه من لون أو طعم أو ريح ينجس الكثير ولو جاريا إجماعا، أما القليل فينجس وإن لم يتغير. (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الطهارة، باب المياه، ج:1، ص:332،ط: دار عالم الكتب)

دہ در دہ حوض اور تالاب کی تعریف اور حکم:

تعریف: دہ در دہ حوض یا تالاب ایک ایسا حوض یا تالاب ہے جس کی لمبائی اور چوڑائی دونوں دس ہاتھ ہیں۔ ایک ہاتھ تقریباً ڈیڑھ فٹ کے برابر ہوتا ہے۔ لہذا، دہ در دہ حوض یا تالاب کی لمبائی اور چوڑائی دونوں تقریباً 15 فٹ ہوتی ہیں۔

رقبہ: دہ در دہ حوض یا تالاب کا رقبہ 225 اسکوائر فٹ ہوتا ہے۔ یہ رقبہ اس حساب سے نکالا جاتا ہے کہ حوض یا تالاب کی لمبائی اور چوڑائی دونوں کو ایک دوسرے سے ضرب دی جاتی ہے۔

آسان الفاظ میں: دہ در دہ حوض یا تالاب تقریباً 15 فٹ لمبا اور 15 فٹ چوڑا ہوتا ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً 225 اسکوائر فٹ ہوتا ہے۔

دہ در دہ حوض اور تالاب کا حکم:

اگر دہ در دہ حوض یا تالاب میں نجاست گر جائے تو جب تک پانی کا رنگ، بو یا مزہ تبدیل نہ ہو جائے وہ پانی پاک رہے گا۔

اور اگر حوض اور تالاب دہ در دہ نہ ہو لیکن اس میں مسلسل پانی آ رہا ہو، چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، اور اس سے پانی بہ رہا ہو، چاہے وہ کثرت وضو اور استعمال کی وجہ سے ہی کیوں نہ بہہ رہا ہو، تو بھی حوض کا پانی ماء جاری کے حکم میں ہو گا۔ ماء جاری میں نجاست گرنے سے جب تک پانی کا رنگ، بو یا مزہ تبدیل نہ ہو جائے وہ پانی پاک رہے گا۔ لیکن اگر

حوض اور تالاب میں نیا پانی نہیں آرہا ہے اور وہ دہ در دہ بھی نہیں ہے، تو نجاست گرنے سے وہ ناپاک ہو جائے گا۔ اور ناپاکی کی صورت میں اس کے پانی سے وضو، غسل اور کھانے پینے کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں ہو گا۔

نوٹ: ماء کثیر یعنی دس در دس تالاب اور حوض حکماً ماء جاری کی حکم میں ہوتا ہے۔ ماء جاری میں نجاست گرنے سے جب تک پانی کا رنگ، بو یا مزہ بدل نہ جائے وہ پانی پاک رہے گا۔ اگر حوض اور تالاب، ٹینکی دس در دس نہ ہوں تو وہ ماء راکد یعنی رکے ہوئے پانی کے حکم میں ہے۔ اس صورت میں نجاست گرنے سے یا ناپاک ہاتھ ڈالنے سے ماء قلیل (یعنی ماء راکد) ناپاک ہو جاتا ہے۔

حلبي كبير میں ہے: الحوض إذا كان عشرا في عشرٍ أي طوله عشرة أذرع وعرضه كذلك، فيكون وجه الماء مائة ذراع وجوانبه ثمانين واربعين ذرعا ان كان مربعا اما ان كن مدورا فاكثرون اعتبروا جوانبه ثمانية واربعين (حلبي كبير، فصل في أحكام الحياض، ص 85: ط: مكتبة نعمانية، كانسی روڈ، كوئتة) *حلبي كبير میں ہے*: وإذا كان الحوض عشرا في عشر فهو كبير لا يتنجس بوقوع النجاسة مطلقا لا موضع الوقوع ولا غيره إذا لم ير لها أثر. (حلبي كبير، فصل في أحكام الحياض، ص: 85، مكتبة نعمانية، كانسی روڈ، كوئتة) *خلاصة الفتاویٰ میں ہے*: حوض الماء اذا اغترف رجل منه وبيده نجاسة وكان الماء يدخل من انبوبه في الحوض والناس يغترفون من الحوض غرفا متداركا لم يتنجس۔ (خلاصة الفتاوىٰ: ج 1 ص: 5، ط: مكتبة رشيدية، سركی روڈ، كوئته) *حاشية رد المحتار میں ہے*: والعرف الآن أنه متى كان الماء داخلا من جانب وخارجا من جانب آخر يسمى جاريا وإن قل الداخل وبه يظهر الحكم في برك المساجد ومغطس الحمام مع أنه لا يذهب بتبنه (حاشية رد المحتار: كتاب الطهارت، باب المياه، ج: 1: ص 334، ط: دار عالم الكتب) *رد المحتار علی الدر المختار میں ہے*: وبتغير أحد أوصافه من لون أو طعم أو ريح ينجس الكثير ولو جاريا إجماعا، أما القليل فينجس وإن لم يتغير. (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الطهارة، باب المياه، ج: 1، ص: 332، ط: دار عالم الكتب) *تسہیل بہشتی زیور میں ہے*: دہ در دہ حوض کی تعریف یہ ہے کہ اس کا کل رقبہ یعنی طول و عرض کا حاصل ضرب سو ذراع = 225 فٹ = 20.09 میٹر ہو۔ گول حوض کا قطر 16.93 گز میٹر ہو تو یہ حوض دہ در دہ شمار ہو گا، گہرائی کا اعتبار نہیں۔ (تسہیل بہشتی زیور: ص 182، ط: کتاب گھر ناظم اباد نمبر 4، کراچی)

ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کے طریقے:

ناپاک کپڑے پاک کرنے کا طریقہ:

عام طریقہ: ناپاک کپڑے پاک کرنے کا عام طریقہ یہ ہے کہ انہیں تین مرتبہ دھویا جائے اور ہر مرتبہ اچھی طرح (اپنے طاقت کے مطابق) نچوڑ لیا جائے۔ یہ طریقہ ہر قسم کے ناپاک کپڑوں کے لیے کارآمد ہے، چاہے وہ نجاست سے آلودہ ہوں، پیشاب یا غائط سے، یا خون سے۔

واشنگ مشین میں دھونے کا طریقہ: اگر آپ واشنگ مشین میں کپڑے دھونا چاہتے ہیں، تو آپ مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی ایک کو اختیار کر سکتے ہیں:

طریقہ: 1

پہلے پاک کپڑے دھوئیں، اس کے بعد ناپاک اور مشکوک کپڑے دھوئیں اور ناپاک اور مشکوک کپڑے کو تین مرتبہ اچھی طرح دھو کر اور نچوڑ کر جاری پانی یا کثیر پانی میں دھو کر پاک کر لیں

طریقہ: 2

ناپاک کپڑوں میں ناپاک جگہ کو پہلے الگ سے تین مرتبہ اچھی طرح دھو کر اور نچوڑ کر یا ناپاک حصے کو جاری پانی یا کثیر پانی میں دھو کر پاک کر لیں۔

پھر تمام پاک کپڑوں کو واشنگ مشین میں دھوئیں۔

طریقہ: 3

پاک اور ناپاک کپڑے سب ایک ساتھ دھوئیں، کھنگالتے وقت تمام کپڑوں کو تین بار پانی میں ڈال کر نچوڑ لیں یا تمام کپڑوں کو واشنگ مشین میں اچھی طرح دھو لیں، پھر کپڑوں کو اسپینر مشین میں ڈالیں

اور اسپینر کے اوپر صاف پانی کا پائپ لگا کر اتنی دیر چلائیں کہ گندے پانی کی جگہ صاف پانی نیچے پائپ سے آنا شروع ہو جائے۔ **تنبیہ:** واضح رہے کہ اگر جاری پانی میں یا کثیر پانی میں ناپاک کپڑے کو اچھی طرح دھولیا جائے کہ ناپاکی زائل ہونے کا اطمینان ہو جائے تو کپڑا پاک ہو جائے گا، اگرچہ کپڑا تین مرتبہ نہ دھویا جائے فتاوی ہندیہ میں ہے: وإزالتها إن كانت مرئية بإزالة عينها وأثرها إن كانت شيئا يزول أثره ولا يعتبر فيه العدد. كذا في المحيط فلو زالت عينها بمرة اكتفى بها ولو لم تزل بثلاثة تغسل إلى أن تزول، كذا في السراجية۔۔۔وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات. كذا في المحيط ويشترط العصر في كل مرة فيما ينعصر ويبالغ في المرة الثالثة حتى لو عصر بعده لا يسيل منه الماء ويعتبر في كل شخص قوته وفي غير رواية الأصول يكتفي بالعصر مرة وهو أرفق. كذا في الكافي وفي النوازل وعليه الفتوى. كذا في التتارخانية والأول أحوط. هكذا في المحيط۔۔۔۔ثوب نجس غسل في ثلاث جفان أو في واحدة ثلاثا وعصر في كل مرة طهر لجريان العادة بالغسل. هكذا فلو لم يطهر لضاق على الناس. (الفتاوى الهندية: الفصل الأول في تطهير الأنجاس: ج1، ص48/47، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: أما لو غسل في غدير أو صب عليه ماء كثير، أو جرى عليه الماء طهر مطلقا بلا شرط عصر وتجفيف وتكرار غمس هو المختار (ردالمحتار على الدر المختار: كتاب الطهارة باب الأنجاس: ص:48، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

کارپیٹ یا قالین کو پاک کرنے کا طریقہ:

اگر کارپیٹ یا قالین کو نچوڑا نہ جاسکے اور وہ ناپاک ہو جائے، تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے:

کارپیٹ یا قالین کو تین مرتبہ دھوئیں۔ ہر مرتبہ دھونے کے بعد، اسے اتنی دیر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ پوری طرح خشک ہونے کا انتظار کرنا ضروری نہیں ہے، واضح رہے کہ تین مرتبہ دھونے کے بعد، کارپیٹ یا قالین پاک ہو جائے گا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: وما لا ينعصر يطهر بالغسل ثلاث مرات والتجفيف فی كل مرة؛ لأن للتجفيف أثرا فی استخراج النجاسة وحد التجفيف أن يخليه حتى ينقطع التقاطر ولا يشترط فيه اليبس هكذا فی التبيين.
(الفتاوى الهندية: الفصل الأول في تطهير الأنجاس: ج1، ص:48، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

زمین اور پکی فرش کی پاکی میں فرق:

اگر زمین پانی کو جذب کرتا ہے تو یہ زمین کی حکم میں ہے زمین کو پاک کرنے طریقہ یہ ہیکہ پانی اچھی طرح بھانے سے یا خشک ہونے سے زمین پاک ہو جائے گا اور اگر پکی فرش ہے یا ٹائلس اور سنگ مرمر ہے تو پھر یہ دیگر اشیاء کی حکم میں ہے تو اس صورت میں تین دفعہ پانی بھا کر دھونا ضروری ہے کہ نجاست مکمل طور زائل ہو جائے تو اس صورت میں پکی فرش یا ٹائلس اور سنگ مرمر پاک ہو جائے گا۔ تنبیہ : واضح رہے کہ جو زمین صرف خشک ہونے سے پاک ہوگئی ہے اور نجاست کا اثر زائل ہو چکا ہے، تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ تاہم، اس پر تیمم کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ اسے اچھی طرح پانی نہ بھایا جائے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: (ومنها) الجفاف وزوال الأثر الأرض تطهر باليبس وذهاب الأثر للصلاة لا للتيمم. هكذا في الكافي. ولا فرق بين الجفاف بالشمس والنار والريح والظل كذافی البحر الرائق". (الفتاوى الهندية: الفصل الأول في تطهير الأنجاس: ج1، ص:49، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار: (و) تطهر (أرض) بخلاف نحو بساط (بيبسها) أي جفافها ولو بريح (وذهاب أثرها كلون) وريح (ل) أجل (صلاة) عليها (لا لتيمم) بها، لان المشروط لها الطهارة وله الطهورية. (و) حكم (آجر) ونحوه كلبن (مفروش وخص) بالخاء تحجيرة سطح (وشجر وكلا قائمين في أرض كذلك) أي كأرض، فيطهر بجفاف، وكذا كل ما كان ثابتا فيها لاخذه حكمها باتصاله بها فالمنفصل يغسل لا

غیر، إلا حجرا خشنا کرحی فکأرض.(کتاب الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار :کتاب الطہارت ،باب الانجاس، ص:46،ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت ،لبنان)

حاشية الطحطاوي على المراقي الفلاح۔ شرح نور الإيضاح میں ہے: قوله:"لاشتراط الطيب نصا" وهو الطهور أي ولم يوجد وذلك لأنها قبل التنجس كان الثابت لها وصفين الطاهرية والطهورية فلما تنجست زال عنها الوصفان وبالجفاف ثبت لها الطاهرية وبقي الآخر على ما كان عليه من زواله فلا يجوز التيمم بها (حاشية الطحطاوي على المراقي الفلاح-شرح نور الإيضاح، كتاب الطهارة، باب الانجاس وطهارة عينها، ص:165/164ط:دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

سڑکوں اور گلیوں کی کیچڑ: پاک ہے یا ناپاک ؟:

جب تک کسی سڑک، گلی یا بازار کے راستے کی کیچڑ کے ناپاک ہونے کا یقین نہ ہو، وہ پاک سمجھی جائے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر کسی شخص کے کپڑوں یا بدن پر اس کیچڑ لگ جائے، تو اس کے کپڑے اور بدن ناپاک نہیں ہوں گے۔ تاہم، احتیاط کے طور پر انہیں دھونا بہتر ہے۔ اگر بغیر دھوئے نماز پڑھ لی جائے تو بھی نماز درست ہو جائے گی۔
تاہم، اگر اس کیچڑ کے ناپاک ہونے کا یقین ہو جائے، جیسے کہ اس میں نجاست کا اثر نظر آئے یعنی گڈر کا پانی شامل ہو جائے، یا کوئی معتبر شخص اسے ناپاکی کا اطلاع دے، تو جس جگہ وہ کیچڑ لگا تھا وہ جگہ ناپاک ہو جائے گی۔

تنبیہ:

یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ صرف شک وشبہ کی بنیاد پر کسی چیز کو ناپاک نہیں کہا جاسکتا۔ محض یہ سوچ کر کہ اس کیچڑ میں کوئی نجاست موجود ہو سکتی ہے، اسے ناپاک قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ناپاکی کا حکم صرف اس وقت ثابت ہوتا ہے جب اس کے ثبوت موجود ہوں اور اس کیچڑ کے ناپاک ہونے کا یقین ہو جائے۔

ردالمحتار علی درالمختار میں ہے: (قوله:وطين شارع)مبتدأخبره قوله:عفو والشارع الطريق ط.وفي الفيض:طين الشوارع عفو وإن ملأ الثوب للضرورة ولو مختلطا بالعذرات وتجوز الصلاة معه.(ردالمحتار علی در المختار: کتاب الطھارت باب الانجاس:ج1،ص:533-531:ط:دار عالم الکتب-ریاض) **بدائع الصنائع میں ہے:** فلاینجس بالشک-(بدائع الصنائع:کتاب الطھارۃ،ج:1،ص:73،ط:دار الکتب العلمیۃ،بیروت

خلاصہ:

پانی کی دو قسمیں ہیں: مطلق پانی اور مقید پانی۔ مطلق پانی پاک ہے اور اس سے وہ تمام عبادات جائزہیں جس کے لیے طہارت یعنی بدن کا پاکی شرط ہے۔ مقید پانی کا حکم یہ ہیکہ اس سے حقیقی نجاست دور کیا جاسکتا ہے لیکن اس سے حکمی نجاست یعنی وضو اور غسل جائز نہیں ہے۔ پانی پر قدرت رکھنے والے شخص کو پانی سے وضو اور غسل اُن تمام عبادات ادا کرنے کے لیے ضروری ہے جس کے لیے طہارت شرط ہے۔ پانی پر قدرت نہ رکھنے والے شخص کو ان تمام عبادات ادا کرنے کے لیے تیمم کرنا ضروری ہے، جن کے لیے طہارت شرط ہے۔

محترم قارئین !

پانی اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے۔ پانی ہماری زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ ہمارے وجود کے لیے ضروری ہے، اور یہ ہماری ضروریات کو پورا کرنے اور ہمارے ماحول کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

پانی کی اہمیت کو سمجھنا ضروری ہے۔ پانی کے بغیر، ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ ہمیں پانی پینے، کھانا پکانے، صفائی کرنے، اور اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پانی ہمارے ماحول کو بھی برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ زمین کو سیراب کرتا ہے، پودوں اور جانوروں کی زندگی کو برقرار رکھتا ہے، اور موسمیاتی نظام کو متوازن رکھتا ہے۔ پانی ہمیں جسمانی طور پر پاک کرتا ہے، لیکن یہ ہمارے روحانی پاکیزگی میں بھی مدد کرتا ہے۔ اسلام میں، غسل اور وضو دونوں عبادت کے لیے ضروری ہیں، اور دونوں میں پانی کا استعمال ہوتا ہے۔ غسل سے ہم اپنے جسم سے گندگی اور آلودگی کو دور کرتے ہیں، اور روحانی تسکین حاصل کرتے ہیں۔ وضو سے ہم اپنے جسم کو پاک کرتے ہیں اور روح کو تسکین بخشتے ہیں۔

پانی کی قدر کریں:

ہمیں پانی کی قدر کرنی چاہیے۔ ہمیں اس کا صحیح استعمال کرنا چاہیے اور اسے ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

اہم نکات:

پانی سے متعلق تمام احکامات قرآن وسنت سے ماخوذ ہیں۔

پانی کی اقسام کو جاننا ضروری ہے تاکہ اس کے استعمال میں غلطی نہ ہو تاکہ عبادات درست طریقے ادا ہو سکے اور انسان کی بیماریوں سے حفاظت ہوں۔

پانی کی طہارت اور نجاست کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

پانی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، جس کی قدر کرنی چاہیے۔ پانی کو ضائع کرنا گناہ ہے، اور اس سے بچنا چاہیے۔

پانی کی حرمت کا احترام کرنا چاہیے، اور اسے ناپاک چیزوں سے بچانا چاہیے۔

پانی کی بچت کے لیے اقدامات کرنا چاہئیں، جیسے کہ نل بند کرنا، ٹوٹے ہوئے نل ٹھیک کرنا، اور کم پانی استعمال کرنے والے آلات استعمال کرنا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں پانی کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں اسے ضائع کرنے سے بچائے۔

آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن